مسلم خواتین کے سر کے بال کے احکام



تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسلم خواتین کے سر کے بال کے احکام

اللہ رب العزت نے عورت کی تخلیق کر کے کائنات کا حسن دوبالا کر دیا ہے، ہے تو یہ صنف نازک مگر کائنات کی بڑی حسین چیز ہے۔جب ایک مرد نکاح کے ذریعہ عورت کے ساتھ اپنی زندگی شروع کرتا ہے تو پھر اللہ کی مہربانی کے ساتھ بیوی کی رفاقت اس کے مسائل حیات کے لیے کافی ہو جاتی ہے۔ دونوں مل کر اچھا گھر، اچھا سماج اور اچھی دنیا بنالیتے ہیں۔نہ صرف مردوں کو عورت کی ضرورت ہے بلکہ عورتوں کی بھی مردوں کی شدید ضرورت ہے تاہم عورتوں کی بنسبت مردوں میں اشتیاق زیادہ پایا جاتاہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے عورت کو حسین خلقت اور پرکشش وصف سے نوازا ہے۔اسلام اپنے تمام اصولوں میں پاکیزگی اختیار کرتا ہے، عورت جو اپنے آپ میں صنف مخالف کے لیے پرکشش ہے اسے محارم کے علاوہ تمام اجنبی مردوں سے پردہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے حتی سر کے بال بھی چھپانے کا حکم دیتا ہے،اس کی نماز بھی ننگے سر جائز نہیں ہے۔عورت کا مکمل وجود پردہ ہے اس وجہ سے سر سے لیکر پیر تک دبیز کپڑے سے اپنے اعضائے بدن چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔زیر نظر مضمون میں عورت کے سر کے بال کے احکام بتائے جائیں گے تاکہ مسلم خواتین کو ان باتوں کی شرعی حیثیت معلوم ہو سکے۔

سر کے بال کی حفاظت کرنا، اس میں کنگھا کرنا اور تیل لگانا:

اولا یہاں معلوم ہونا چاہیے کہ مردوں کے لیے روزانہ کنگھا کرنا منع ہے لیکن عورتوں کے بال گھنے اور لمبے ہوتے ہیں اس لیے عورتوں کے لیے حسب ضرورت کنگھا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ شادی شدہ خواتین کو اپنے شوہر کے لیے بال سنوارنا چاہیے، تیل، کنگھا اور زینت کی اشیاء استعمال کرنا چاہیے۔ ہاں اتنا ضرور دھیان دے کہ بالوں کو سجانے سنوارنے اور تیل کنگھا کرنے میں زیادہ اوقات نہ ضائع کرے اور نہ ہی مال میں اسراف کرے جیسا کہ بہت ساری خواتین کو دیکھا جاتا ہے کہ بال دھونے میں مبالغہ، دھوپ میں سکھانے میں مبالغہ اور اس کو سجانے سنوارنے میں مبالغہ آرائی سے کام لیتی ہیں گویا دن کا بلکہ رات کا بھی اکثر حصہ بالوں کی زینت اور حفاظت پہ صرف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بالوں میں خوشبو یا خوشبودار تیل لگا کر باہر نہ نکلے، خوشبو کا استعمال گھر تک ہی محدود رکھے۔

دن ورات کے کسی حصے میں روزانہ عورت بالوں میں کنگھا کر سکتی ہے حتی کہ حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں بھی البتہ عیدالاضحی کی مناسبت سے جو قربانی کا ارادہ رکھے وہ ان دنوں آرام سے اور نرمی کے ساتھ کنگھا کرے۔ حالت احرام میں کنگھی کرنے کی ممانعت نہیں آئی ہے لیکن چونکہ بال کاٹنا یا توڑنا احرام کی حالت میں منع ہے اس وجہ سے کنگھی نہیں کرنا چاہیے اور جسے کنگھی کرنے سے بال ٹوٹنے کا یقین ہو تو اس کو ہر حال میں کنگھی نہیں کرنا چاہیے۔ عدت میں زینت اختیار کرنا منع ہے اس وجہ سے عورت عدت میں کنگھا نہ کرے اور نہ ہی زینت کی کوئی چیز بال میں استعمال کرے۔

عورتوں کے لیے بال رکھنے اور مانگ نکالنے کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ درمیان سر میں ہوتی تھی، ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں
:

كنتُ إذا أردتُ أن أَفرُقَ رأسَ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ علَيهِ وسلَّمَ، صدَعتُ الفرقَ من يافوخِهِ وأرسلُ ناصيتَهُ بينَ عَينيهِ(صحيح أبي داود:4189)

ترجمہ: میں جب رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں مانگ نکالنے لگتی تو آپ ﷺ کے سر کے بیچوں بیچ سے نکالتی اور آپ ﷺ کی پیشانی کے بالوں کو آپ کی آنکھوں کے سامنے لٹکاتی یعنی پھر انہیں آدھو آدھ کر دیتی۔

مانگ کے معاملہ میں عورت و مرد دونوں برابر ہیں یعنی رسول اللہ کا اسوہ اپناتے ہوئے درمیان سر سے مانگ نکالیں، ٹیڑھی مانگ نکالنا اسوہ رسول کے خلاف اور کفار و مشرکین کی مشابہت ہے اس لیے کوئی مسلمان عورت ٹیڑھی مانگ نہ نکالے نہ دائیں جانب سے اور نہ ہی بائیں جانب سے۔ ہاں بغیر مانگ نکالے بالوں کو دائیں یا بائیں جانب جھکالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اسی طرح کندھے پر بال لٹکانے یا چوٹیاں بنا کر یا بغیر چوٹیوں کے پیٹھ پر لٹکانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ سر کے پیچھے بالوں کو جمع کر کے اوپری حصے پر ربین باندھ لے اور بالوں کے نچلے حصے کو پیٹھ پیچھے کی طرف چھوڑ دے۔

بالوں کی چوٹی اور وضوو غسل

عورتوں کے لیے بالوں کی چوٹی بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے، عہد رسول میں خواتین بالوں میں چیوٹیاں بنایا کرتی تھیں،ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا:

قُلْتُ: يا رَسولَ اللهِ، إنِّي امْرَأَةٌ أشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فأنْقُضُهُ لِغُسْلِ الجَنَابَةِ؟ قالَ: لا. إنَّما يَكْفِيكِ أنْ تَحْثِي علَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ المَاءَ فَتَطْهُرِينَ(صحيح مسلم:330)

ترجمہ: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ کس کر سر کے بالوں کی چوٹی بناتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اس کو کھولوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، تمہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو، پھر اپنے آپ پر پانی بہالو تم پاک ہو جاؤ گی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے چوٹی بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے، عورت چوٹی کی حالت میں نماز کی ادائیگی بھی کر سکتی ہے۔ نماز کے لیے وضو کرتے وقت چوٹی کھولنے کی بھی ضرورت نہیں ہے بال کے اوپر سے مسح کرلے اور غسل جنابت میں بھی چوٹی کھولنے کی ضرورت نہیں ہے جیساکہ اسی حدیث سے واضح ہے، غسل جنابت میں سر پہ تین لپ پانی ڈال لے یہ کافی ہے۔ حیض اور نفاس کے غسل میں چوٹی کھولنے کے متعلق اختلاف پایا ہے بعض نے کھولنا واجب قرار دیا

ہے۔ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں دوران حج حیض سے پاک ہونے پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا:انقُضي شَعرَك واغتسِلي قالَ عليٌّ في حديثِه انقُضي رأسَك(صحيح ابن ماجه:530)

ترجمہ:اپنے بال کھول دواور غسل کرو۔علی بن محمد کی روایت میں ہے"اپنا سر کھول دو"۔

جنہوں نے غیر واجب کہا ہے وہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حج کے ساتھ خاص ہے اور بعض دوسری روایات مثلا طبرانی میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ حیض میں چوٹی کھولنا ہے اور جنابت میں محض سر پہ پانی بہانا ہے چوٹی نہیں کھولنا ہے،اس روایت کو شیخ البانی نے ضعیف کہا ہے۔(السلسلة الضعيفة:937)

اس مسئلہ میں دلائل کی روشنی میں قوی مسلک یہ ہے کہ غسل جنابت، غسل حیض اور غسل نفاس میں چوٹی کھولنا ضروری نہیں ہے، تین لپ پانی ڈالنا ہی کافی ہے تاہم سر پہ پانی انڈیلتے وقت اس بات کا خیال کیا جائے کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے۔

یہاں ایک مسئلہ عورت کے غسل جنازہ سے متعلق بھی جان لیا جائے کہ اگر عورت کی وفات ہو جائے اور اسے غسل دیا جائے تو اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دی جائیں۔ام عطیہ رضی اللہ

عنہا نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی کی وفات پر ان کے غسل سے متعلق ایک حدیث بیان کرتی ہیں اس حدیث کے آخری الفاظ ہیں :

فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا(صحيح البخاري: 1276)

ترجمہ: ہم نے ان کے بال گوندھ کر تین چوٹیاں بنائیں اور انھیں پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا۔

وضو میں عورت کے سر کا مسح

عورت و مرد کے مسح میں کوئی فرق نہیں ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: "وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ" یعنی اپنے سروں کا مسح کرو۔ یہ فرمان مرد و عورت دونوں کو شامل ہے۔ نبی نے ہمیں مسح کا طریقہ یہ بتلایا کہ تر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے پر پھیرتے ہوئے گدی تک لے جائیں اور پھر واپس آگے کی طرف لے آئیں اور شہادت کی انگلی سے کان کا اندرونی حصہ اور انگوٹھے سے بیرونی حصہ مسح کریں۔

عورت کو اپنا بال ننگا کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی چوٹی ہو تو کھولنے کی ضرورت ہے۔ دوپٹے کے اندر سے بالوں پر ہاتھ پھیر لیں اور اجنبی مرد آس پاس نہ ہو تو سر ننگا ہونے اور بال بکھرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عورت وضو کرتے ہوئے اپنے دوپٹے پہ مسح کر سکتی ہے جب ڈھنڈک کی وجہ سے یا بغیر ڈھنڈک کے

سر کو دوپٹے سے مضبوطی کے ساتھ باندھ رکھی ہو کیونکہ اس کے اتارنے میں مشقت و پریشانی ہے۔
اسی طرح اگر سر پہ مہندی کا لیپ لگائی ہو تو اس پہ بھی مسح کر سکتی ہے۔

جوڑے بنانا اور جوڑے میں نماز پڑھنا

صحیح مسلم (2128) میں جہنمی عورتوں کی ایک صفت بتلائی گئی ہے: رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ یعنی ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے۔ محدثین نے اس کے کئی معانی بیان کئے ہیں ان میں ایک معنی امام نووی نے قاضی کی طرف منسوب کرکے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بال اکٹھا کرکے درمیانی سر کے اوپر جمع کرلینا جو بختی اونٹ کی کوہاں کی طرح معلوم ہوتا ہے۔
اس طرح مسلمان عورت کے بالوں کا جوڑا بنانا جائز نہیں ہے۔

اگر کسی عورت نے لاعلمی میں اس حالت میں نماز پڑھ لی بشرطیکہ بال ڈھکے ہوئے تھے تو اس کی نماز صحیح ہے، دہرانے کی ضرورت نہیں ہے تاہم یہ عمل نہ نماز میں درست ہے اور نہ ہی نماز کے باہر لہذا ہمیشہ کے لیے اس عمل سے باز رہے۔

عورت کا اپنے محرموں کے سامنے کھلے سر آنا کیسا ہے؟

عورت اپنے محرم کے سامنے جس طرح چہرہ کھول سکتی ہے اسی طرح اپنے بال بھی ظاہر کر سکتی ہے اس

لیے اپنے محرموں کے سامنے کھلے سر آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ(النور:31)

ترجمہ:اوراپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یااپنے والد کے یااپنے خسر کے یااپنے لڑکوں کے یااپنے خاوند کے لڑکوں کے یااپنے بھائیوں کے یااپنے بھتیجوں کے یااپنے بھانجوں کے۔

اس آیت کی روشنی میں عورت اپنے محارم کے سامنے اپنے ہاتھ، پیر، سر، بال اور گردن کھلا رکھ سکتی ہے،اس لیے اپنے محارم کے سامنے کھلے سر یا کھلے بال آسکتی ہے۔

مسلم عورت کا کافر عورت کے سامنے ننگے سر اور ننگے چہرہ آنے کے سلسلے میں اختلاف ہے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا میلان اس جانب ہے کہ اگر فتنہ نہ ہو تو عورت عورت کے درمیان فرق نہیں ہے خواہ مسلمہ ہو یا کافرہ لیکن اگر فتنے کا خوف ہو مثلا وہ عورت رشتہ دار مردوں کے پاس عورت کا وصف بیان کرے تو اس وقت فتنہ سے بچنا ضروری ہے اور اس صورت میں دوسری عورت کے سامنے اپنے بدن کا کچھ بھی حصہ ظاہر نہیں کرے گی نہ پیر،نہ بال خواہ عورت مسلمہ ہو یا غیر مسلمہ (فتاوی المراۃ ص:172)

ننگے سر یا باریک دوپٹہ میں نماز

ہمیں پہلے اس بات کو جان لینی چاہیے کہ نماز اہم ترین عبادت ہے جو رب کے سامنے ادا کی جاتی ہے، اس لیے نماز میں عورتوں کو چاہیے کہ ستر کا مکمل خیال کرے۔ابن ابی شیبہ کی روایت ہے جسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

قال ابنُ عمرَ إذا صلت المرأةُ فلتصلِّ في ثيابِها كلِّها : الدرعِ والخمارِ والملحفةِ(تمام المنة:162)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب عورت نماز پڑھے تو مکمل لباس میں نماز پڑھے یعنی قمیص، دوپٹہ اور قمیص کے اوپر چادر۔

عورت کا یہ لباس سلف کے یہاں معروف ہے اس لیے بحالت نماز جہاں عورت کو ہاتھ، پیر اور مکمل جسم چھپانا ہے(سوائے چہرے کے لیکن اجانب ہوں تو چہرہ بھی واجب الستر ہے)وہیں سر کے بالوں کو بھی دوپٹے سے اچھی طرح سے ڈھانکنا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

لا يقبَلُ اللَّهُ صلاةَ حائضٍ إلَّا بخِمارٍ(صحيح أبي داود:641)

ترجمہ: اللہ تعالی حائضہ یعنی (بالغ عورت) کی نماز دوپٹہ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے " المرأۃ لا تصلی بغیر خمار " کہ عورت بغیر دوپٹہ نماز نہیں پڑھے اس باب کے تحت ذکر کیا ہے۔

معلوم یہ ہوا کہ نماز میں عورت کو اپنے سروں کو ڈھانپنا ہے اور لباس بھی عورت کا ایسا دبیز ہو کہ اعضاء کی مکمل ستر پوشی ہو رہی ہو،اس لیے نماز ہو یا غیر نماز عورت کا باریک لباس لگانا جس سے اعضائے بدن کے خدوخال نمایاں ہوں جائز نہیں ہے۔ نماز میں بھی ایسا کوئی لباس نہ لگائے جس سے ہاتھ، قدم،پنڈلی، جسم کا کوئی حصہ یا سر کا بال نظر آرہا ہو۔

رہا مسئلہ ضعیف و بیمار عورت کا تو انہیں بھی نماز میں سروں کو ایسے دوپٹے سے چھپائے گی جس سے بال نہ ظاہر ہوں، یہی حکم نوجوان عورت، مریضہ، ضعیفہ اور بوڑھی کا بھی ہے البتہ نماز کے باہر عورت اپنے سروں کو تنہائی میں یا اپنے محارم کے سامنے کھلا رکھ سکتی ہے۔اگر مرض یا ضعف اس قدر شدید ہو کہ نماز میں حجاب کی مکمل پابندی کرنا ناممکن ہو اور کوئی مدد کرنے والا بھی نہ ہو تو جس قدر ہو سکے پابندی کرے،اللہ تعالی کسی کو طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتا۔

عورتوں کے لیے سر منڈوانے اور بال کٹوانے کا حکم

مسلمان عورتوں کے لیے سر کے بال مکمل رکھنا واجب ہے اور بلاضرورت اسے مونڈوانا حرام ہے۔اس طرح عورتوں کے لیے سر کے بال بلاضروت کٹوانا بھی جائز نہیں ہے چاہے شوہر ہی کا حکم

کیوں نہ ہو، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتوں کے بال پورے ہوتے تھے اور چھوٹے بالوں والی عورتیں وصل سے کام لیتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت بھیجی۔

لعنَ النَّبيُّ صلَّى اللَّهُ علَيهِ وسلَّمَ الواصلةَ والمستَوصلةَ، والواشمةَ والمستَوشمةَ(صحيح البخاري:5940)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔

تو عورتوں کے لیے بال رکھنا اور نہ کٹانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہے۔

لہذا عورتوں کا بلاضرورت سر منڈوانا، یا بال کٹوانا جائز نہیں ہے۔ حج و عمرہ میں عورت کا انگلی کے پور کے برابر بال کٹانے کا حکم ہے، اور اگر عورت کو کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے بال کٹانے کی ضرورت پڑ جائے تو اس صورت میں جائز ہوگا۔

نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے متعلق مسلم شریف میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وكان أزواجُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم يأخذْنَ مِن رؤوسِهنَّ حتى تكونَ كالوَفْرَةِ

(صحیح مسلم:320)

ترجمہ: بے شک نبی کریم ﷺ کی بیویاں اپنے سروں کے بال کاٹ لیتی تھیں حتیٰ کہ کانوں تک لمبے ہو جاتے۔

اس حدیث کی بناپر بعض علماء نے عورتوں کو بال کٹانے کی رخصت دی ہے حالانکہ یہ حدیث ازواج مطہرات کے ساتھ ہی خاص ہے، انہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد ترک زینت کے طور پر ایسا کیا تھا۔ اگر کوئی عورت ضرورتا کٹانا چاہے تو اس کی اجازت ہے مگر فیشن کے طور پر یا مغربی تہذیب کی نقالی کی خاطر یا مردوں سے مشابہت اختیار کرنے کی غرض سے عورت کا سر کے بال کٹانا ان صورتوں میں حرام ٹھہرے گا۔

بعض غیر شادی شدہ نوجوان لڑکیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ سر کے اگلے حصے سے کچھ بال کاٹ کر اور اس کی لٹ بنا کر چہرے پر گرالیتی ہیں۔ اس مقدار میں بال کاٹ لینے میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی ہے بشر طیکہ فاحشہ کی مشابہت نہ ہو مگر غیر شادی شدہ نوجوان لڑکی کا ایسا کرنا فتنے کا باعث ہے، ایسی لڑکیاں عموماپردہ بھی نہیں کرتیں۔ ان کے سر پرستوں کا چاہیے کہ اس قسم کا بال رکھنے سے منع کرے، اس وقت وہ اس انداز میں کس کے لیے زینت کر رہی ہے ؟۔ شادی ہو جائے اور شوہر کے واسطے کرے تو الگ بات ہے۔

نومولود بچی کا سر منڈوانے کا حکم

اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے کہ نومولود بچی کا ساتویں دن لڑکا کی طرح بال منڈایا جائے گا یانہیں؟ بعض حنابلہ بچیوں کے حق میں حلق (منڈانا) سے منع کرتے ہیں جبکہ امام مالک وامام شافعی کے یہاں لڑکوں کی طرح لڑکیوں کا بھی بال منڈایا جائے گا۔ منع وعدم منع اپنے اپنے انداز استدلال پر منحصر ہے۔ جو منع کرتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ احادیث میں خصوصیت کے ساتھ بچیوں کے بال منڈانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ غلام کا ذکر ہے جوکہ بچہ (مذکر) پر دلالت کرتا ہے اور بچیوں (مؤنث) کے متعلق بال منڈانے کی ممانعت وارد ہے۔ عدم منع والے کا استدلال ہے کہ نص عام ہے اس میں جس طرح غلام (لڑکا) داخل ہے اسی طرح جاریہ (لڑکی) بھی داخل ہے۔ دلائل کی روشنی میں نومولود بچی کا ساتویں دن جس طرح نام رکھنا اور عقیقہ کرنا مسنون ہے اسی طرح بال منڈانا اور اس کے برابر چاندی صدقہ کرنا بھی مسنون ہے۔ اس پہ تفصیلی مضمون "نومولود بچی کا ساتویں دن بال منڈانا" کے عنوان سے میرے بلاگ میں مطالعہ کریں۔

سفید بالوں کو اکھیڑنے کی ممانعت اور اسے بدلنے کا حکم

اولا: یہ بات معلوم ہونا چاہیے کہ سفید بالوں کو اکھیڑنے سے منع کیا گیا ہے اور عورت بھی اس ممانعت میں شامل ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

لا تنتِفوا الشَّيبَ ما من مسلِمٍ يشيبُ شيبةً في الإسلامِ إلَّا كانت لَهُ نورًا يومَ القيامةِ إلَّا كتبَ اللَّهُ لَهُ بِها حسنةً وحطَّ عنهُ بِها خطيئةً(صحيح أبي داود:4202)

ترجمہ: سفید بال نہ اکھیڑو،اس لیے کہ جس مسلمان کا کوئی بال حالت اسلام میں سفید ہوا ہو تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا اور اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور اس سے ایک گناہ مٹا دے گا۔

ثانیا: یہ معلوم ہونا چاہیے کہ عورت و مرد کے لیے مسنون ہے کہ جب بالوں میں سفیدی ظاہر ہو جائے تو اسے کالے رنگ کے علاوہ دوسرے کسی بھی رنگ سے بدل دے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز (سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد) ابو قحافہ کو لایا گیا تو ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال ثغامہ بوٹی کی مانند سفید تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **غيِّروا هذا بشيءٍ، واجتَنِبوا السَّوادَ(صحيح مسلم:2102)**

ترجمہ: انہیں کسی رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو۔

بخاری شریف میں وارد ہے:

إن اليهودَ والنصارى لا يصبُغون، فخالفوهم(صحيح البخاري:3462)

ترجمہ: بے شک یہود ونصاری اپنے بالوں کو نہیں رنگتے ہیں، تم ان کی مخالفت کرو۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہمیں (مرد وعورت) اپنے سفید بالوں میں خضاب لگانا چاہیے اور کالے خضاب سے منع کیا گیا ہے۔

ثالثا: یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کالے رنگ کے علاوہ کوئی بھی رنگ مثلا مہندی، زعفرانی حتی کہ کالا مکس (یعنی کالے رنگ میں دوسرا رنگ ملا کر الگ رنگ تیار کرنا) رنگ خضاب کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، خضاب میں صرف خالص کالا رنگ منع ہے۔

رابعا: یہ طریقہ بھی درست ہے کہ جتنے بال سفید ہوں اتنے ہی رنگے جائیں یا پھر مکمل سر ہی رنگ لیا جائے یعنی بعض حصے کو رنگنے اور بعض کو چھوڑ دینے میں حرج نہیں ہے تاہم اس عمل میں فاحشہ کی نقالی سے بچنا ہے۔

خامسا: آج کل عورتیں بالوں کے رنگنے میں غیروں کی نقالی کرتی ہیں ان میں ایک یہ رواج پا گیا ہے کہ ایک ہی وقت میں سر کے بال کو مختلف رنگوں سے رنگا جاتا ہے، دراصل یہ فیشن اور فاحشہ عورت کی مشابہت اختیار کرنا ہے۔ اس سے مسلم خواتین کو بچنا ہے، ہاں اگر مختلف رنگوں کے کسی طریقہ

استعمال میں فاحشہ عورت کی مشابہت نہ پائی جاتی ہو تو اس طریقہ میں کوئی حرج نہیں ہے مثلاً مختلف رنگوں کو ملا کر ایک رنگ تیار کر کے لگانا۔

سادسا: بعض خواتین پوچھتی ہیں کہ ہم نے لاعلمی میں بہت ساری نمازیں کالے خضاب میں پڑھی ہیں ان نمازوں کا کیا ہو گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خضاب اپنی جگہ ایک عمل ہے اور نماز اپنی جگہ ایک دوسرا عمل ہے۔ کالے خضاب میں پڑھی گئی نماز اپنی جگہ درست ہے اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے تاہم کالا خضاب لگانے والی عورت اس گناہ سے آئندہ کے لیے سچے دل سے توبہ کرے۔

بالوں کو سیدھا کرنا یا گھونگھرالا بنوانا

بسا اوقات بعض عورتوں کے بال طبعی طور پر گھونگھرالے ہوتے ہیں ایسے میں بالوں کو سیدھا کرنا ایک ضرورت ہے اس میں کوئی حرج ہی نہیں ہے البتہ بلاضرورت زینت کے مقصد سے سیدھے بال کو گھونگھرالے بنوانا شوہر کے واسطے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن لوگوں کو مائل کرنے اور غیروں کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے ہو تو جائز نہیں ہے۔

بالوں میں بال جوڑنا یا وگ پہننا یا بالوں کی پیوند کاری کرنا

قدرتی بالوں میں مصنوعی بال جوڑنا منع ہے بلکہ ایسا کرنے والی ملعون عورت ہے، نبی ﷺ فرماتے

ہیں :

لَعَنَ اللَّهُ الواصِلَةَ والمُسْتَوْصِلَةَ، والواشِمَةَ والمُسْتَوْشِمَةَ(صحيح البخاري:5937)

ترجمہ:اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی نیز سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں نہ قدرتی بالوں میں مصنوعی بال جوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی مصنوعی بالوں کی وگ پہن سکتے ہیں۔اگر کسی عورت کا سر گنجا ہو جائے تو اس کے لیے بالوں کی پیوندکاری جائز ہے اور عیب چھپانے کے لیے وگ کا استعمال بھی جائز ہے، بال ہوتے ہوئے شوقیہ وگ پہننا یا بال جوڑنا منع ہے۔ اوراگر کسی عورت نے مجبوری میں وگ پہن رکھی ہو تو شیخ محمد بن صالح منجد نے وضو کے وقت اس پہ مسح کرنا جائز نہیں کہا ہے یعنی اسے اتارنا ہو گا۔

ٹوٹے بالوں کو دفن کرنا

عورتیں اکثر سوال کرتی ہیں کہ کیا بالوں کو جو زمین پر گرجائیں انہیں دفن کردینا چاہیے تاکہ لوگ انہیں غلط مقاصد کے لیے استعمال نہ کریں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ بالوں کو دفن کرنے سے متعلق کوئی نص موجود نہیں ہے تاہم بعض اہل علم اسے

دفن کرنے کو اچھا خیال کرتے ہیں۔ اگر جادو ٹونا کا اندیشہ ہو جیسا کہ آج کل اس کا بڑا رواج ہے تو پھر کسی محفوظ جگہ دفن کر دینا چاہیے۔ اجنبی مردوں کی نظر نہ پڑے اس مقصد سے بھی بال زمین میں چھپایا جاسکتا ہے۔ اکثر عورتیں توہمات کا شکار ہوتی ہیں اور ہر بات کو جناتی اثرات سے منسوب کرتی ہیں۔ میں ان عورتوں کو پابندی سے نماز ادا کرنے، کثرت سے استغفار پڑھنے اور طہارت واذکار پہ ہیشگی برتنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ کی توفیق سے نہ کسی انسان کا جادو آپ پر اثر کرے گا اور نہ ہی کوئی شیطان آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

دلہن کے بالوں کی سجاوٹ

اس میں ایک مسئلہ تو ہے کہ شادی یا غیر شادی کسی موقع پر اجنبی مرد سے بالوں کی سجاوٹ اور زیبائش وآرائش کرنا حرام ہے۔ عورتوں والے سیلون میں یا گھر پر عورت کے ذریعہ شادی کے موقع پر بالوں کو دلکش بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بچنا ان امور سے ہے جن کی ممانعت آئی ہے اور جن ممنوعہ امور کا ذکر اوپر کیا گیا۔ شادی کے موقع پر دلہن کے بالوں کی سجاوٹ کریں مگر فضول خرچی اور کافرہ وفاحشہ عورت کی مشابہت سے بچیں۔

بیوٹی پارلر میں جاب کرنے کا شرعی حکم

بیوٹی پارلر میں غیر شرعی امور سے بچنا بہت مشکل ہے مثلا ابرو تراشنا، سر کے بال چھوٹا کرنا، مصنوعی

بال جوڑنا، بلاضرورت عورتوں کی مقامات ستر کو دیکھنا محض زیبائش کے لیے، کسی عورت کا حرام کام گانے بجانے یا شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی مردوں کے لیے سنگار کرنا وغیرہ۔ ان کے علاوہ کہیں پر مردوں سے اختلاط ہے تو کسی خاتون کو اس نوکری کے لیے تنہا گھر سے باہر آمدرفت کرنی پڑتی ہے۔ ان تمام مفاسد و ناجائز کاموں سے بچ کر اور شرعی حدود میں رہ کر اگر کوئی عورت بیوٹی پارلر کا جاب کر سکتی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر غیر شرعی امور سے نہیں بچ سکتی ہے تو اس صورت میں یہ جاب کرنا جائز نہیں ہوگا۔ ایک لفظ میں یہ کہیں کہ بناؤ سنگار کا کام فی نفسہ جائز ہے اور اس کا پیشہ اختیار کر کے اس پہ اجرت حاصل کرنا بھی جائز ہے لیکن اس پیشے میں ناجائز کام کرنا پڑے تو وہ کمائی جائز نہیں ہے۔

لیڈی بال کے متعلق غلط فہمیاں

عوام میں لیڈی بال سے متعلق چند غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، انہیں ان مقصد سے ذکر کیا جاتا ہے کہ ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

☆عورتوں کے لمبے بال قیامت میں پردہ کا باعث بنیں گے۔

☆اذان کے وقت سر پہ دوپٹہ رکھنا ضروری ہے۔

☆یہ عام بات ہے کہ ٹوٹی ہوئی کنگھی سے کنگھا کرنے پر گھر میں غریبی آتی ہے۔

☆عورتوں کا کھڑے کھڑے بال باندھنے سے گھر میں غریبی آتی ہے۔

☆روزے کی حالت میں بالوں میں مہندی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ سب غلط باتیں اور افواہیں ہیں،ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں -